توجہ: یہ بروشر قرآنی آیت اور اسماء متبرکہ پر مشتمل ہے لہٰذا اس کو زمین پر پھینکنے سے پرہیز کریں اور پڑھنے کے بعد اس کو دوسرے زائرین تک پہنچائیں۔

● تکفیریت کا پس منظر

تکفیریت تاریخ کے چند مراحل میں ظہور پذیر ہوئی ہے؛ سب سے پہلے اس طرز فکر نے نے پہلی صدی ہجری میں خوارج کے ہاں جنم لیا جو اپنے مخالفین کو کافر قرار دیتے تھے اور ان کے قتل کو واجب سمجھتے تھے۔ خارجی سوچ بہت جلد زوال پذیر ہوئی اور پھر چوتھی صدی ہجری میں "بربہاری" نے بغداد میں اس کو دوبارہ ہوا دی اور اس کی بنیاد پر شیعیانِ آل رسول (ص) سمیت مسلم مکاتب کے پیروکاروں کی تکفیر ہوئی اور ان کو ان خارجی تکفیریوں کی یلغار کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم ساتویں صدی ہجری میں "ابن تیمیہ" کے ظہور کے ساتھ عالم اسلام میں تکفیری طرز فکر کی وسیع سطح پر بنیاد رکھی گئی۔ اگرچہ ابن تیمیہ کے شیعہ مخالف نقطہ ہائے نظر زیادہ تھے لیکن اس نے زیادہ تر اہل سنت کے مذاہب کو اپنی یلغار کا نشانہ بنایا۔

ساتویں صدی ہجری میں عالم اسلام کے سیاسی حالات نے اس فکر کے ہمہ گیر ہونے کا موقع فراہم نہیں کیا لیکن بارہویں صدی ہجری میں "محمد بن عبدالوہاب" نے جزیرہ نمائے عرب کے علاقے "نجد" میں اس فکر کو دوبارہ پروان چڑھایا اور یہ فکر آل سعود کے ساتھ ربط و تعلق کی بنا پر عالم سیاست میں داخل ہوئی۔

● معاصر تاریخ میں

دور معاصر میں تکفیریت کے فروغ میں سب سے اہم اور مؤثر کردار "مصر" نے ادا کیا۔ "سید قطب" نے نظریہ پیش کیا کہ موجودہ زمانہ "جدید جاہلیت" کا زمانہ ہے اور اسلامی ممالک کی حکومتیں غیر شرعی اور بلا جواز ہیں اور اس زوال پذیر صورت حال سے بچنے کی غرض سے "جہاد برائے احیائے خلافت" کے

طریق کار کے لئے کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ یوں انھوں نے سلفی جماعتوں کو انتہا پسندی اور تشدد کی طرف مائل کیا۔ مصری جہادی نظریئے اور وہابی سلفیت (بربہاری، ابن تیمیہ اور محمد ابن عبدالوہاب) کے ملاپ نے سلفی جہادیت کے عنوان سے انتہا پسند جماعتوں کی تشکیل کی بنیادیں فراہم کردیں۔ مصر کی تحریک "اخوان المسلمین" نے بھی اپنے ابتدائی راہنماؤں کے مارے جانے کے بعد، انتہاپسندانہ اور سلفی نقطۂ نظر اپنایا۔

۱۹۷۰ کے عشرے کے اواخر میں افغانستان پر سوویت روس کے قبضے نے سلفی جہادیوں کو اس ملک کی طرف متوجہ کیا۔ محمد قطب کی سعودی عرب ہجرت نے اس ملک کو جہادی سلفیت کے مراکز میں بدل دیا تھا اور سعودی حکمران اس صورت حال سے خطرہ محسوس کرنے لگے تھے چنانچہ انھوں نے جہادیوں کو افغانستان روانہ کیا۔ ان ہی افراد میں سے "اسامہ بن لادن" نے "ایمن الظواہری" کے تعاون سے "القاعدہ نیٹ ورک" کی بنیاد رکھی اور اس نیٹ ورک کی تشکیل "عبداللہ عزام" نامی شخص کی فکر کی بنیاد پر ہوئی۔

افغانستان سے سوویت روس کے انخلا نے القاعدہ کے اراکین کی اپنے ممالک میں واپسی کے اسباب فراہم کئے۔ چنانچہ القاعدہ نے مختلف ممالک میں نئے شعبے قائم کئے اور ہر شعبے کی سربراہی - جنگ افغانستان میں کردار ادا کرنے والے - القاعدہ کے کسی نمایاں رکن کے سپرد کی گئی۔

● تکفیریت عراق میں

عراق میں دہشت تنظیم القاعدہ کی شاخ سنہ ۲۰۰۴ کو، "الزرقاوی" کی سرکردگی میں تشکیل پائی جس نے افغان جنگ میں شرکت کی تھی۔ اس کے مارے جانے کے بعد عراقی القاعدہ کی سربراہی "ابو عمر البغدادی" کو ملی اور اس وقت "ابوبکر

البغدادی" القاعدہ کی ایک شاخ "دولۃ الاسلامیۃ فی العراق والشام" (داعش=ISIS) کا سربراہ ہے۔

حالیہ برسوں میں القاعدہ کا تخریبی منصوبہ خطے میں ہلال القاعدہ کی تشکیل ہے جس کی بنیاد پر "ماجد الماجد" لبنان میں، "الجولانی" شام میں اور البغدادی عراق میں اس منصوبے کی تکمیل کے لئے منظم کئے گئے ہیں۔ تاہم شام میں "جبہۃ النصرہ" نامی دہشت گرد تنظیم کی تشکیل نے ان کے درمیان اندرونی کشمکش کے اسباب فراہم کئے جس کے نتیجے میں داعش نے القاعدہ سے علیحدگی کا اعلان کیا۔

● تکفیریت تمام آسمانی ادیان کی دشمن

داعش اور اس کے امیر "البغدادی" نے - جو تمام مسلمانوں کا خلیفہ! کہلواتا ہے - فکری لحاظ سے اب تک تمام مذاہب و ادیان کے پیروکاروں کو قتل کیا ہے اور ان کو مجرمانہ اور وحشیانہ حملوں کا نشانہ بنایا ہے۔ وہ تمام شیعہ اور سنی مسلمانوں کو - جو اس کی روش اور کارکردگی کے مخالف ہیں - تکفیر کرتے اور دہشت گردی کا نشانہ بناتے ہیں۔ عراق کے شہر "تلعفر" میں اہل تشیع کے خلاف، شام کے شہر "عین العرب" میں سنی کردوں کے خلاف، عراقی شہروں "الانبار" میں اہل سنت کے خلاف، "سنجار" میں ایزدی دینی اقلیت کے خلاف، اور "موصل" میں عیسائیوں کے خلاف اس ٹولے کے جرائم اور مظالم سے ثابت ہوا کہ تکفیریت پوری انسانیت کے لئے خطرے کا باعث ہے۔

● تکفیریت کفر و استکبار کی خدمت میں

اس تکفیری جماعت کو استکباری طاقتوں (امریکہ اور دیگر مغربی ممالک) اور ان کے علاقائی حامیوں (ترکی، سعودی عرب، قطر اور ---) کی مالی اور عسکری حمایت نہ ملتی تو اس کو شام اور

عراق میں قوت ملنا ممکن نہ ہوتی۔

مصر میں "اخوان المسلمین" کے رکن "محمد مرسی" کی حکومت کے زوال کے بعد ترکی - خطے میں - اپنے اہم ترین حامی سے محروم ہوا۔ یہ وہ وقت تھا جب محاذ مزاحمت - ایران، عراق، شام، حزب اللہ لبنان اور فلسطین کی مزاحمتی تنظیموں سے متشکل تھا - عالمی استکبار کے خلاف مزاحمت کررہا تھا۔ چونکہ محاذ مزاحمتوں کو چیلنجوں سے دوچار کرنا اور مزاحمت کے مراکز کے درمیان رابطے کو منقطع کرنا، امریکی اور صہیونی اہداف و مقاصد میں بہت اہم ہے لہذا تکفیری تنظیموں کو مسلح کرکے عراق اور شام میں فعال کرنے کا انتظام و اہتمام کیا گیا تا کہ محاذ مزاحمت کو نئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے اور اس کشمکش کے نتیجے میں صہیونی ریاست بغیر کسی اندیشے کے، مظلوم فلسطین کو وحشیانہ یلغار کا نشانہ بنا سکے۔

● تکفیریت کو مغربی خدمت رسانی

مغربی ذرائع ابلاغ میں تکفیری جماعتوں کے جرائم کو پوری کوریج دی جاتی ہے اور مغرب کی کوشش ہوتی ہے کہ اسلام فوبیا پر مبنی اپنی پالیسیوں کی روشنی میں ان تنظیموں کو اسلام کی نمائندہ تنظیمیں ظاہر کرے اور ان کے جرائم اور وحشیانہ غیر انسانی اقدامات کو اسلام کے کھاتے میں ڈال دے اور مسلمانوں کو بےرحم اور تشدد پسند ظاہر کرے اور خالص اسلام کا امن پسند چہرہ مخدوش کردے۔

● داعش کی ابتدائی پیشقدمی کے اسباب

عراق کی سابق حکومت کے آخری برسوں میں عراقی جماعتوں کے باہمی اختلافات نے، داعش کے جغرافیائی پھیلاؤ میں بنیادی کردار ادا کیا۔ ان اختلافات اور بعض جماعتوں اور سیاستدانوں کی طرف

توجہ: یہ بروشر قرآنی آیت اور اسماء متبرکہ پر مشتمل ہے لہٰذا اس کو زمین پر پھینکنے سے پرہیز کریں اور پڑھنے کے بعد اس کو دوسرے زائرین تک پہنچائیں۔

سے قبائلی اور فرقہ وارانہ مفادات کو قومی مفادات پر ترجیح دیئے جانے اور داخلی یکجہتی کے فقدان کے بموجب عراق کے مختلف علاقوں میں داعش کو اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کا موقع ملا۔

● بعث پارٹی اور تکفیریت کے مابین تعلق

عراق میں بعث پارٹی کے باقیات - جن کا عراقی حکومت کے اندر کوئی کردار نہ تھا اور حالیہ برسوں میں صرف نہتے شہریوں کے خلاف اکا دکا دہشت گردانہ کاروائیوں کی منصوبہ بندی کرنے کے قابل تھے - اس مرحلے میں داعش کی مدد سے اقتدار میں واپسی کے خواب دیکھنے لگے؛ چنانچہ وہ اس تکفیری تنظیم کے ساتھ "عراق پر قبضے کے لئے" ہم قدم ہوئے۔ موصل پر تیزرفتار قبضہ اور اسپایکر چھاؤنی میں رونما ہونے والے جنگی جرائم جیسے دیگر جرائم "بعثی - سلفی پیوند" اور بعض عراقی سیاستدانوں اور فوجی افسروں کی غداری کا نتیجہ تھے۔

● عراق میں تکفیری جماعتوں اور داعش کا مستقبل

تکفیری اور بعثی ٹولوں کے درمیان فکری اختلاف ان کے اتحاد کو طویل مدت تک جاری نہیں رہنے دے گا۔ دوسری طرف سے داعش کو عراق میں اپنے زیر اثر علاقوں کی توسیع کے سلسلے میں سنجیدہ چیلنجوں کا سامنا ہے۔ مرجعیت کی موجودگی اور علماء کی طرف سے جہاد کے فتاوی نے تکفیریوں کے خلاف عام لام بندی کے اسباب فراہم کئے اور رضاکار دستوں کے میدان میں آنے کے بموجب فوج کی قوت میں کئی گنا اضافہ ہوا۔

جبہۃ النصرہ اور القاعدہ کے ساتھ داعش کا اختلاف اس تنظیم کو درپیش دیگر چیلنجوں میں شمار ہوتا ہے۔

عظیم عوامی حمایت سے عراق میں نئی حکومت کی تشکیل بھی داعش کو درپیش اہم مشکلات میں شمار ہوتی ہے جس نے

پورے عراق کو اس تنظیم کے لئے متحد کردیا ہے۔

اس تکفیری ٹولے کی تشدد آمیز دہشت گردانہ روش بھی اس ٹولے کا کمزور نقطہ ہے جس کی وجہ سے حتی اس کے علاقائی اور بین الاقوامی حامیوں کو بھی ان پر تنقید کرنا پڑتی ہے اور کوئی بھی ملک طویل مدت تک اپنی اندرونی رائے عامہ کے مقابلے میں اس تکفیری ٹولے کی حمایت جاری نہیں رکھ سکے گا۔

چونکہ امریکہ کی ہمیشہ سے یہی پالیسی رہی ہے کہ تکفیری تنظیموں کو ایک اوزار کے طور پر استعمال کرتا رہے لہٰذا داعش بھی ہمیشہ کے لئے امریکی حمایت و امداد جاری رہنے کی امید نہیں رکھ سکتی۔

امریکہ نے القاعدہ کو افغانستان میں سوویت روس کا راستہ روکنے کے لئے مسلح کیا تھا لیکن آخر کار اسی تنظیم کا مقابلہ کرنے کا اعلان کرکے ۲۰۰۱ میں افغانستان پر قابض ہوا۔ امریکہ نے شام میں بھی ابتدائے کار میں، اس تنظیم کو مسلح کیا، لیکن شام میں محاذ مزاحمت کی کامیابیوں اور علاقے کے عرب ممالک میں اس تنظیم کے پھیلاؤ کے خطرے کے پیش نظر بین الاقوامی اتحاد کے سانچے میں اس کے خلاف میدان جنگ میں اترا۔

لہٰذا عراق کی نئی حکومت مرجعیت کی راہنمائی اور تمام سیاسی دھڑوں اور جماعتوں کی مدد سے عراق کی پوری سرزمین کو تکفیری ٹولوں کے قبضے سے آزاد کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔

عالم اسلام کو بھی چاہیئے کہ اتحاد اور یکجہتی کی راہ پر گامزن ہوکر ان تفکرات کی حامل تنظیموں کا سد باب کریں اور بنی نوع انسان کو ان تکفیری جماعتوں کے فروغ اور پھیلاؤ سے نجات دلائے۔

المجمع العالمي لأهل البيت عليهم السلام

The Ahlulbayt (a.s.) World Assembly

مجمع جهانی اهل‌بیت علیهم السلام

عالمی اہل بیت(ع) اسمبلی کو مختلف زندہ زبانوں میں کتب، رسائل، اہل البیت خبر ایجنسی (ابنا)، ثقلین سیٹلائٹ چینل اور اہل بیت پورٹل کے ذریعے ابلاغی فعالیت اور دیگر دنیا بھر میں دیگر ثقافتی اور خیراتی سرگرمیوں کے توسط سے خالص اسلام، قرآن حکیم کے معارف و تعلیمات اور اہل بیت نبوت و رسالت کے فضائل کی نشر و اشاعت کا اہتمام کرنے کا اعزاز رکھتی ہے۔

یہ سارے اقدامات پیروان اہل بیت(ع) سے تقاضا کرتے ہیں کہ ان مختلف منصوبوں کی علمی، ثقافتی، اور مالیاتی حمایت کرتے ہوئے اسمبلی کے اقدامات میں حصہ لیں۔ ہم اس کار خیر میں آپ کی شراکت داری کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ اس کو آپ کے نیک اعمال کی میزان میں جگہ دے۔ ان شاء اللہ۔

فون: +۹۸۲۱۸۸۹۵۰۹۳۰/+۹۸۲۱۸۸۹۵۰۹۳۲

ایمیل: info@ahl-ul-bayt.org

پتہ: ایران، تہران، شارع کشاورز، نمبر ۲۲۸

اکاؤنٹ نمبر: ٤٧٧٤٣١٤٤٩١٠ بینک ملت، سامان برانچ، تہران

بنام عالمی اہل بیت(ع) اسمبلی۔

www.ahlulbaytportal.com

www.abna24.com

www.ahl-ul-bayt.org

www.abwacd.com

عالم اسلامی میں تکفیریت؛ ماضی اور مستقبل

نومبر ۲۰۱۴ - اربعین ۱۴۳۶